45519 ـ دوران عدت بیوہ کا حج کے لیے جانا

سوال

ایك عورت كاخاوند فوت ہو چكا ہے اور وہ ابھی عدت میں ہی ہے، اب وہ حج كرنا چاہتی ہے كیا اس كے لیے حج پر جانا جائز ہے یا نہیں، حالانكہ وہ فرضی حج ادا كر چكی ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

بیوہ عورت كے لیے چارہ ماہ دس دن عدت گزارنا واجب ہے كیونكہ اللہ تعالی كا فرمان ہے:

اور جو لوگ تم میں سے فوت ہو جائیں اور بیویاں چھوڑ جائیں تو وہ بیویاں چار ماہ دس دن اپنے آپ كو انتظار میں ركھیں البقرۃ (234).

اس عرصہ میں عورت كے لیے اپنے خاوند كا سوگ اور عدت منانا لازم ہے.

ام حبیبہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان كرتی ہیں كہ میں نے نبی كریم صلی اللہ علیہ وسلم كو یہ فرماتے ہوئے سنا:

" جو عورت بھی اللہ تعالی اور یوم آخرت پر ایمان ركھتی ہے اس كے لیے كسی بھی میت پر تین روز سے زیادہ سوگ منانا حلال نہیں؛ مگر خاوند پر كہ وہ چار ماہ دس دن ہیں "

صحیح بخاری حدیث نمبر (1280) صحیح مسلم حدیث نمبر (1486).

سوال نمبر (13966) كے جواب میں بیوہ كے لیے دوران عدت جن اشیاء سے اجتناب كرنا واجب ہے بیان ہوئی ہیں، ان اشیاء میں بیوہ عورت كا عدت كے دوران گھر سے باہر نكلنا بھی شامل ہے.

بیوہ عورت عدت كے عرصہ میں صرف كسی خاص ضرورت كے تحت گھر سے دن كے وقت اور رات كے وقت حاجت كی خاطر باہر نكل سكتی ہے.

بیوہ عورت كا حج كے لیے گھر سے نكلنا ضرورت نہیں كہلاتا، خاص كر جب یہ عورت جس كے متعلق دریافت كیا گیا ہے اس نے فرضی حج بھی كر لیا ہے.

بلكہ علماء كرام نے تو یہ بیان كیا ہے كہ بیوہ عورت كا دوران عدت فرضی حج كے لیے بھی نكلنا جائز نہیں.

ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" بیوہ عورت کے لیے عدت کے دوران حج وغیرہ کے لیے گھر سے نکلنا جائز نہیں، عمر اور عثمان رضی اللہ تعالی عنہما سے یہی مروی ہے، اور سعید بن مسیب اور قاسم، امام مالك امام شافعی ابو عبید اور اصحاب الرائے اور امام ثوری کا بھی یہی قول ہے.

اور اگر کوئی عورت گھر سے سفر پر نکل کھڑی ہو اور راستے میں اس کا خاوند فوت ہو جائے اگر تو وہ قریب ہی ہو تو گھر واپس آ جائیگی؛ کیونکہ وہ ابھی مقیم کے حکم میں ہے، اور اگر دور نکل چکی ہو تو وہ اپنا سفر جاری رکھےگی، اور امام مالك رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ اگر اس نے احرام نہ باندھا ہو تو اسے گھر واپس بھیج دیا جائیگا.

اگر قریب ہو تو اس کے گھر واپس آنے کے وجوب پر درج ذیل دلیل دلالت کرتی ہے:

سعید بن منصور سعید بن مسیب سے بیان کرتے ہیں کہ ان کی کچھ عورتیں حج یا عمرہ پر گئیں اور ان کے خاوند فوت ہو گئے تو عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے انہیں میقات ذوالحلیفۃ سے واپس کر دیا تا کہ وہ اپنے گھروں میں جا کر عدت گزار سکیں...

اور اگر عورت پر فرضی حج ہو اور اس کا خاوند فوت ہو جائے تو وہ اپنے گھر میں ہی عدت پوری کریگی چاہے اس کا حج رہ بھی جائے؛ کیونکہ حج پر جانے سے گھر میں عدت پوری کرنا رہ جائیگی، اور اس کا بدل کوئی نہیں؛ لیکن حج اس برس کی بجائے اگلے برس کیا جا سکتا ہے " انتہی مختصرا

دیکھیں: المغنی (11 / 303 - 305).

اور الموسوعۃ الفقھیۃ میں درج ہے:

" جمہور فقہاء کرام جن میں احناف شافعیہ اور حنابلہ شامل ہیں کہتے ہیں کہ بیوہ عورت کا عدت کے دوران حج کے لیے جانا جائز نہیں؛ کیونکہ حج فوت نہیں ہوتا، بلکہ گھر میں گزارنا رہ جاتی ہے " انتہی

دیکھیں: الموسوعۃ الفقھیۃ (29 / 352).

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ سے درج ذیل سوال کیا گیا:

ایك عورت کا خاوند فوت ہو گیا اور اس نے فرضی حج کرنا تھا، لیکن ابھی اس کی عدت پوری نہیں ہوئی، وہ حج کی ا ستطاعت بھی رکھتی ہے اور اس کے ساتھ جانے کے لیے محرم بھی ہے کیا وہ حج کرے یا نہ کرے ؟

شیخ رحمہ اللہ کا جواب تھا:

" وہ حج نہیں کریگی بلکہ عدت کے لیے اپنے گھر میں ہی رہےگی، اس حالت میں اس پر حج فرض نہیں ہوتا؛ کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

اور لوگوں پر اللہ تعالی کے لیے بیت اللہ کا حج کرنا فرض ہے، جو بھی اس تك جانے کی استطاعت رکھے آل عمران (97).

شرعی طور پر اس عورت میں حج کی استطاعت نہیں ہے چاہے اس کے ساتھ محرم بھی ہے، بلکہ اسے اپنا حج آئندہ برس یا اس کے بعد تك مؤخر کرنا چاہیے، یعنی وہ بعد میں حسب استطاعت حج کر لے " انتہی

دیکھیں: مجموع فتاوی ابن عثیمین (21 / 68).

واللہ اعلم .